ازعدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 9 اگست 2000

سرابجیت سنگھ

بنام

سابق میجر بی۔ڈی۔گپتا ودیگراں

[ایم۔جگن ندھاراؤاور ڈوریسوامی راجو، جسٹس صاحبان]

ملازمت کا قانون:

محکمہ جاتی ترقی-سرکاری سرکلر-قابل اطلاق- درخواست گزار کو 16.4.1999 کو منعقدہ ڈی پی سی کے اجلاس میں سرکاری سرکلر کے مطابق ترقی دی گئی۔ہائی کورٹ نے ترقی کو یہ کہتے ہوئے کالعدم قرار دے دیا کہ ڈی پی سی کے لئے 1.10.1999 کے سرکاری سرکلر کا اطلاق ہوتا ہے-تمام فریقین نے تسلیم کیا کہ ڈی پی سی کے لئے 1.10.99 کا سرکلر لاگو نہیں ہوتا ہے-مدعاعلیہ کی عرضی کہ سرکلر کی تاریخ 17.6.1960 ڈی پی سی پر لاگو ہوتی ہے-قرار دیا گیا، 17.6.1960 کے سرکلر کا اطلاق نہیں ہوتا کیونکہ اس کی جگہ 28.6.1961 کے سرکلر نے لے لی تھی۔

ڈی پی سی نے آٹھ سپرنٹنڈنٹ انجینئرز کی سنیارٹی فہرست میں سے پہلے پانچ میں سے اپیل کنندہ سمیت تین چیف انجینئرز کا انتخاب کیا۔جواب دہندہ سنیارٹی فہرست میں چھٹے نمبر پر تھا اور اسے منتخب نہیں کیا گیا تھا۔

مدعاعلیہ نے مذکورہ بالا انتخاب کو چیلنج کرتے ہوئے رٹ پٹیشن دائر کی۔عدالت عالیہ نے انتخاب کے اس موقف کو مسترد کر دیا کہ چونکہ ڈی پی سی مرکزی حکومت کی طرف سے جاری کردہ رہنما خطوط کے تحت چلتی ہے جسے ریاست نے 1.10.1999 پر اپنایا تھا، اور ان رہنما خطوط کے مطابق ڈی پی سی کو چیف انجینئر کے عہدے پر ترقی کے لیے آٹھ سپرنٹنڈنٹ انجینئرز پر غور کرنا پڑتا، اور اگر ایسا کیا جاتا تو رٹ درخواست گزار (یہاں مدعاعلیہ) ترقی کے لیے زیر غور دائرہ میں آتا۔عدالت عالیہ نے ریاستی حکومت کے سرکلر مورخہ 1.10.1999 کے مطابق نئے ڈی پی سی کے انعقاد کی ہدایت کی۔

عدالت عالیہ کی ہدایت کے مطابق، درخواست گزار کو اس کے پچھلے عہدے پر واپس بھیج دیا گیا اور ڈی پی سی کے اجلاس کی نئی تاریخ طے کی گئی۔

عدالت میں دائر اپیل میں مدعا علیہ نے موقف اختیار کیا کہ اگرچہ ڈی پی سی کا اجلاس 16.4.1999 کو ہوا تھا لیکن اس تاریخ تک 1.10.1999 کا سرکلر نافذ نہیں ہوا تھا لیکن پنجاب رہنما اصول 17.6.60 کا اطلاق ہوتا ہے جس کے مطابق ہر عہدے کے لیے کم از کم تین افسران پر غور کرنا پڑتا ہے۔ اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ 17.6.60 کے پنجاب رہنما خطوط بھی لاگو نہیں تھے کیونکہ ان کی جگہ پنجاب حکومت کے سرکلر مورخہ 28.6.61 نے ڈی پی سی پر لاگو کیا تھا جس کے تحت یہ پانچ عہدیداروں کے معاملے پر غور کرنے کے لیے کافی تھا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

حکم ہوا کہ: 1 چونکہ سبھی فریقین نے تسلیم کیا تھا کہ 16.4.99 کے ڈی پی سی کے لئے، 1.10.99 کے پنجاب سرکلر، جس میں ڈی پی سی کے لئے مرکزی حکومت کے رہنما خطوط کو اپنایا گیا تھا، لاگو نہیں ہوتا ہے، لہذا ڈی پی سی نے واضح طور پر رہنما خطوط کا اطلاق نہیں کیا ہوگا، جو بہت بعد میں تیار کیا گیا تھا۔ لہٰذا ہائی کورٹ کا یہ موقف کہ پنجاب حکومت کی جانب سے منظور کردہ 1.10.99 کے مرکزی رہنما خطوط کے مطابق آٹھ امیدواروں پر غور کیا جانا تھا، قبول نہیں کیا جا سکتا۔ 1.10.99 کے رہنما خطوط پر مبنی ہائی کورٹ کی پوری دلیل زمین پر گر جائے گی۔
[327 C-D]

28.6.61.2 رہنما خطوط کے وجود میں آنے کے بعد 17.6.60 تاریخ کے رہنما خطوط اب لاگو نہیں ہوں گے۔ لہذا، یہ 28.6.61 تاریخ کے یہ رہنما خطوط ہیں جو لاگو ہیں اور ڈی پی سی کے ذریعہ صحیح طور پر لاگو کیے گئے ہیں۔[327 F]

3. رٹ درخواست گزار کے نام پر غور کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی، جو چھٹا امیدوار تھا۔ لہذا، رٹ درخواست گزار کے کیس کو ترقی کے لیے صحیح طور پر نہیں سمجھا گیا۔ عدالت عالیہ نے غلط رہنما خطوط کا اطلاق کرنے اور یہ سوچنے میں غلطی کی کہ آٹھ ناموں پر غور کیا جانا چاہیے تھا (بشمول رٹ درخواست گزار کے نام) اور اس بنیاد پر نئی ڈی پی سی کی ہدایت دی۔[328 E]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4467، سال 2000۔

پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے 7.6.2000 کے فیصلے اور حکم سے دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 13240، سال 1999 میں۔

شرکت کرنے والی فریقین کے لیے پی پی راؤ، پی این پوری، راجیو دتہ، اے کے چوپڑا اور ایم کے دعا۔

جواب دہندہ کے لیے ذاتی طور پر۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس ایم۔ جگندھارا ؤکے ذریعے دیا گیا

اجازت دی گئی۔

اپیل کنندہ جناب سر بجیت سنگھ (رٹ پٹیشن میں دوسرا جواب دہندہ) پنجاب اور ہریانہ کی ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ کے سی ڈبلیو پی نمبر 13240/99 میں مورخہ 7.6.2000 کے فیصلے سے ناراض ہے جس نے پہلے مدعا علیہ - رٹ درخواست گزار، سابق میجر بی ڈی گپتا کے حق میں اس کی اجازت دی تھی۔ عدالت عالیہ نے پہلے مدعا علیہ کی اس دلیل کو قبول کر لیا کہ ریاست پنجاب کی محکمہ جاتی ترقی کمیٹی مرکزی حکومت کی طرف سے جاری کردہ رہنما خطوط کے تحت چلتی ہے جسے ریاست نے 1.10.1999 پر اپنایا تھا اور کہا کہ اگر ان رہنما خطوط کا اطلاق ہوتا تو ڈی پی سی کو چیف انجینئر کے عہدے پر ترقی کے لیے آٹھ سپرنٹنڈنٹ انجینئرز پر غور کرنا پڑتا، نہ کہ صرف پانچ جیسا کہ کیس میں کیا گیا تھا، اور اگر ایسا کیا گیا ہوتا تو رٹ درخواست گزار، سابق۔ میجر بی ڈی گپتا مذکورہ زون کے اندر آتے اور انہیں غور سے خارج نہیں کیا جا سکتا تھا جیسا کہ ڈی پی سی نے کیا تھا۔ مزید مرکزی رہنما خطوط کے تحت، جیسا کہ ریاست نے 1.10.99 پر اپنایا تھا، امیدواروں کو 'بہت اچھا' کی درجہ بندی حاصل کرنی تھی جبکہ پہلے کے ریاستی رہنما خطوط کے تحت، "اچھا" کافی تھا۔ لہذا دیوانی رٹ پٹیشن میں جواب دہندگان 2 سے 4 کا انتخاب، یعنی جناب سر بجیت سنگھ (اپیل کنندہ)، جناب بی کے تھاپر اور جناب ڈی پی بجاج بطور چیف انجینئرز الگ کرنے کے ذمہ دار تھے۔ عدالت عالیہ نے ریاستی حکومت کے سرکلر کے مطابق ایک نئی ڈی پی سی کے انعقاد کی ہدایت کی جہاں ریاست نے مرکزی رہنما خطوط کو اپنایا تھا۔ اس طرح سری سر بجیت سنگھ کی طرف سے یہ اپیل دائر کی گئی۔ اس عدالت میں معاملہ درج ہونے سے پہلے، اپیل کنندہ کو سپرنٹنڈنٹ انجینئر کے طور پر واپس کر دیا گیا اور ڈی پی سی کے اجلاس کے لیے آٹھ ناموں پر غور کرنے کے لیے ایک نئی تاریخ مقرر کی گئی، جس میں مدعا علیہ - رٹ درخواست گزار و دیگر کے نام بھی شامل تھے۔ اس عدالت نے ڈی پی سی کے تازہ اجلاس پر روک لگا دی۔

اس اپیل میں، اپیل کنندہ سری پی پی راؤ کے فاضل سینئر وکیل دلیل دی کہ عدالت عالیہ اس بات کا نوٹس لینے میں ناکام رہی کہ ڈی پی سی کی میٹنگ 16.4.99 پر ہوئی تھی جس تاریخ تک مرکزی حکومت کے رہنما خطوط کو

اپنا قابل والا پنجاب حکومت کا سرکلر 1.10.99 وجود میں نہیں آیا تھا۔ ریاستی حکومت کے 25.11.95 کے دوسرے سرکلر میں مرکزی حکومت کے رہنما خطوط کا صرف اس حد تک حوالہ دیا گیا ہے کہ ڈی پی سی کو وقتاً فوقتاً پورا کرنا ہوگا۔ وکیل نے دعوی کیا کہ پہلے کے پنجاب رہنما خطوط 28.6.61 کا اطلاق ہوا اور DPC جس نے 16.4.99 پر ملاقات کی اس نے 28.6.61 کے مذکورہ رہنما خطوط پر صحیح طریقے سے عمل کیا جس کے تحت، کیس کے حقائق پر، پانچ سپرنٹنڈنٹ انجینئروں کے مقدمات پر غور کرنا کافی تھا اور اس طرح کہ رٹ درخواست گزار (سابق میجر بی ڈی گپتا) سنیارٹی میں پانچ سے اوپر گر گئے (چھٹے ہونے کی وجہ سے)، ڈی پی سی ان کے کیس پر غور کرنے کا پابند نہیں تھا۔ اپیل کنندہ اور دو دیگر (دیوانی رٹ پٹیشن میں جواب دہندگان 2 سے 4) کا انتخاب بالکل ترتیب میں تھا۔

اس اپیل میں، جہاں تک ریاست پنجاب کا تعلق ہے، فاضل وکیل سری راجیو دتہ نے پیش کیا کہ ریاست نے کسی بھی فریق کی حمایت کیے بغیر یہاں ایک مختصر جوابی حلف نامہ دائر کیا تھا جبکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ریاست نے اپیل گزار کی حمایت میں عدالت عالیہ میں جوابی حلف نامہ دائر کیا تھا۔

اس اپیل میں مقابلہ کرنے والے مدعا علیہ رٹ درخواست گزار (سابق میجر بی ڈی گپتا) ہیں اور انہوں نے ایک الگ جوابی حلف نامہ داخل کیا اور ذاتی طور پر پیش ہوئے۔ انہوں نے دعوی کیا کہ انہیں ترقی کے لیے غور کرنے کا بنیادی حق حاصل ہے۔ یقیناً، انہوں نے اس بات سے اتفاق کیا کہ ڈی پی سی مورخہ 16.4.99 کے حوالے سے پنجاب سرکولر مورخہ 1.10.99 کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا تھا اور عدالت عالیہ نے مذکورہ سرکولر کو لاگو کرنے میں غلطی کی تھی۔ تاہم، انہوں نے پنجاب کے رہنما خطوط کا حوالہ دیا اور دعوی کیا کہ انہوں نے ڈی پی سی کو درخواست دی ہے اور ہر عہدے کو پر کرنے کے لیے کم از کم تین افسران پر غور کرنا ہوگا۔ اس معاملے میں دو عہدوں کے لیے چھ ناموں پر غور کیا جانا چاہیے تھا اور وہ (جناب بی ڈی گپتا) فہرست میں چھٹے شخص تھے۔ درحقیقت، یہاں بالآخر تین افراد کو منتخب کیا گیا، کیونکہ ایک ڈیپوٹیشن پر تھا۔

مدعا علیہ - رٹ درخواست گزار کی مذکورہ بالا دلیل کی طرف اشارہ کرتے اپیل کنندہ کے قابل سینئر وکیل سری پی پی راؤ نے جواب دیا کہ 17.6.60 کے رہنما خطوط لاگو نہیں تھے اور ان کی جگہ پنجاب حکومت کے سرکلر لیٹر 4044-5GS-61/23179 مورخہ 28.6.61 میں تازہ رہنما خطوط دیے گئے تھے جو مندرجہ ذیل تھے:

> "اس سلسلے میں یہ بھی واضح کیا جاتا ہے کہ درحقیقت پہلی صورت میں ترقی کے لیے مقرر کردہ تجربے وغیرہ کو پورا کرنے والے اہل افسران/اہلکاروں کی فہرست ذیلی پیروں (1) اور

(2) کے مطابق تیار کی جانی چاہیے، پھر اس فہرست میں سے ایسے افسران/اہلکاروں کو نکالنا ہے جو ترقی کے لیے نامناسب سمجھے جاتے ہیں اور صرف ان لوگوں کی فہرست تیار کی جانی چاہیے جو ترقی کے لیے موزوں ہیں۔اس کے بعد انتخاب بعد کی فہرست کے 3 مناسب افسران/اہلکاروں تک محدود ہونا ہے اگر ایک عہدہ ہے، 4 اگر دو عہدے ہیں، اور 5 اگر تین عہدے ہیں وغیرہ۔ غیر موزوں افسران/اہلکار وہ ہوتے ہیں جنہیں اپنے سروس ریکارڈ، عام ساکھ وغیرہ کی بنیاد پر یقینی طور پر محکمہ کی طرف سے ترقی کے لیے موزوں نہیں سمجھا جاتا ہے۔اس لیے ہر خالی جگہ کے لیے انتخاب 3 افسران/اہلکاروں کے سلیب سے کیا جانا چاہیے جنہیں ترقی کے لیے موزوں سمجھا جاتا ہے اور جب تک کہ ان میں سے کوئی جونیئر غیر معمولی قابلیت اور مناسب نہ ہو تب تک سب سے سینئر کا انتخاب کیا جائے گا۔

غور کے لیے نکات یہ ہیں:

(1) کیا عدالت عالیہ ڈی پی سی کے لیے مرکزی حکومت کے رہنما خطوط کو اپنانے والے 1.10.99 کے پنجاب کے رہنما خطوط کو لاگو کرنے میں درست تھی؟

(2) کیا، اگر 1.10.99 کے ریاستی رہنما خطوط لاگو نہیں ہوتے ہیں، تو مدعا علیہ کے ذریعہ ریاست کے 17.6.60 رہنما خطوط پر بھروسہ کیا جاتا ہے یا اپیل کنندہ کے لئے 28.6.61 رہنما خطوط پر بھروسہ کیا جاتا ہے؟

(3) اگر 28.6.61 کے رہنما خطوط لاگو ہوتے ہیں، تو کیا ڈی پی سی کے 16.4.99 کے فیصلے کو اس بنیاد پر رد نہیں کیا جا سکتا تھا کہ رٹ درخواست گزار کے نام پر غور نہیں کیا گیا تھا؟

پوائنٹ 1:

تمام فریقین نے عملی طور پر ہمارے سامنے یہ تسلیم کر لیا کہ 16.4.99 کے ڈی پی سی کے لئے 1.10.99 کے پنجاب سرکلر پر عمل نہیں ہوتا ہے جس میں ڈی پی سی کے لئے مرکزی حکومت کی ہدایات کو اپنایا گیا تھا۔ ڈی پی سی نے واضح طور پر ان رہنما خطوط کا اطلاق نہیں کیا ہو گا جو بہت بعد میں تیار کیے گئے تھے۔ لہٰذا ہائی کورٹ کا یہ موقف کہ پنجاب حکومت کی جانب سے منظور کردہ 1.10.99 کے مرکزی رہنما خطوط کے مطابق آٹھ امیدواروں پر غور کرنا ضروری ہے، قبول نہیں کیا جا سکتا۔ 1.10.99 کے رہنما خطوط پر مبنی ہائی کورٹ کی پوری دلیل پسپا ہو جائے گی۔ پوائنٹ 1 کا فیصلہ اپیل کنندہ کے حق میں کیا جاتا ہے۔

پوائنٹس 2 اور 3:

ہمارے خیال میں، مدعاعلیہ-رٹ درخواست گزار یہ دعوی کرنے میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسے ترقی کے لیے غور کرنے کا بنیادی حق حاصل ہے لیکن یہ صرف اس صورت میں دستیاب ہے جب پہلا مدعاعلیہ غور کے مقررہ زون میں آتا ہے۔ یہ سوال ایک بار پھر پنجاب میں متعلقہ رہنما خطوط پر منحصر ہے جیسا کہ ڈی پی سی کی ملاقات کی تاریخ پر لاگو ہوتا ہے، یعنی 10.4.99۔

مدعاعلیہ ریاستی رہنما خطوط پر انحصار کرنے میں درست نہیں ہے جس میں کوئی شک نہیں کہ ہر عہدے کے لیے کم از کم تین ناموں پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن، ہمارے خیال میں، اوپر اخذ کردہ 28.6.61 رہنما خطوط کے وجود میں آنے کے بعد وہ رہنما خطوط اب لاگو نہیں ہوتے ہیں۔ لہذا، یہ وہ رہنما خطوط ہیں جن کی تاریخ 28.6.61 ہے جو قابل اطلاق ہیں اور ڈی پی سی کے ذریعہ ان کا صحیح اطلاق کیا گیا ہے۔ ہم پہلے ہی 28.6.61 کے رہنما خطوط نکال چکے ہیں۔

اب، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ 16.4.99 پر ڈی پی سی میٹنگ کی تاریخ تک، حیثیت یہ تھی کہ سپرنٹنڈنٹ انجینئرز کی سنیارٹی فہرست مندرجہ ذیل تھی: (1) جناب کے کے وشِشٹ (2) جناب سبھاش ملہوترا (3) جناب سربجیت سنگھ (اپیل کنندہ) (4) جناب ڈی پی بجاج (5) جناب بی کے تھاپر (6) جناب بی ڈی گپتا (مدعاعلیہ تحریری درخواست گزار) (7) جناب گردیپ سنگھ اور (8) جناب گربکس سنگھ۔

رضامندی کے طور پر، ڈی پی سی نے پہلے پہلے پانچ کی فائلیں طلب کیں اور بعد میں، اس نے اگلے تین کی فائلیں بھی طلب کیں۔ تمام آٹھ میں۔ فائلیں طلب کرنے کے وقت یہ کہنے کی حیثیت میں نہیں تھا کہ آیا وہ پہلے پانچ میں سے چیف انجینئر کے عہدے کے لیے تین امیدواروں کا انتخاب کر سکتی ہے یا نہیں۔ (جناب بجاج پہلے ہی ڈیپوٹیشن پر تھے)۔

لیکن بالآخر ڈی پی سی پہلے پانچ میں سے تین کا انتخاب کرنے میں کامیاب رہی۔ ہمارے خیال میں ڈی پی سی کی طرف سے اپنائے جانے والے طریقہ کار 28.6.61 کے رہنما خطوط کے مطابق ہے، جس کے تحت تین عہدوں کے لیے پانچ ناموں پر غور کرنا پڑتا تھا۔ ڈی پی سی نے کہا کہ کچھ منفی تبصروں/محکمہ جاتی تفتیشوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، اس نے سنیارٹی میں نمبر 1 اور 2 جناب کے کے وسشت اور جناب سبھاش ملہوترا کو ترقی کے لیے موزوں نہیں پایا۔ اس نے اپیل کنندہ جناب سربجیت سنگھ و دو دیگراں، جناب ڈی پی بجاج اور جناب بی کے تھاپر کی سفارش کی۔ دوسرے لفظوں میں، ڈی پی سی پہلے پانچ ناموں میں سے تین کا انتخاب کرنے میں کامیاب رہا جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا تھا اور یہ

28.6.61 کے رہنما خطوط کے تحت جائز تھا۔ جہاں تک ریاست کے 25.11.95 رہنما خطوط کا تعلق ہے، انہوں نے مرکزی رہنما خطوط کا حوالہ صرف اس حد تک دیا کہ وقتاً فوقتاً ڈی پی سی کی ضرورت ہو۔

لہٰذا، درخواست گزار کے نام پر غور کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی، جو چھٹے امیدوار تھے۔ لہذا، رٹ درخواست گزار کے کیس کو ترقی کے لیے صحیح طور پر نہیں سمجھا گیا۔ عدالت عالیہ نے غلط رہنما خطوط کا اطلاق کرنے اور یہ سوچنے میں غلطی کی کہ آٹھ ناموں پر غور کیا جانا چاہیے تھا (بشمول رٹ درخواست گزار کے نام) اور اس بنیاد پر نئی ڈی پی سی کی ہدایت دی۔

عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ڈی پی سی کی تاریخ 16.4.99 کی سفارش اور رٹ درخواست 13240/99 (بشمول اپیل کنندہ کی) میں جواب دہندگان 2، 3، 4 کی نتیجہ خیز ترقی کو برقرار رکھا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

کے۔کے۔ٹی۔ اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:18
I am the author of this document